LECTURE NUMBER 3

(سورہ البقرہ کے سب سے بڑے مخاطبین "بنی اسرائیل")

سورۃ الاسراء کی روشنی میں فلسطین کے حالات دیکھتے ہوئے لکھے جانے والے لیکچرز تا کہ آپ کو مکمل بات معلوم ہو سکے، یہ موضوع ۶ لیکچرز پر مشتمل ہوگا جسے مکمل پڑھنے کے بعد یقیناً آپ کی معلومات میں قرآنی نظریہ سے کافی اضافی ہوگا انشاء اللہ)

سب سے پہلے تو آج کے لیکچر کی شروعات ہم بنی اسرائیل کی ابتدائی آیتوں سے کریں گے جو اس وقت کی سچویشن کے بارے میں قرآن مجید کی ایک بڑی پیشن گوئی ہے۔ آج سے ستر سال پہلے تک اس آیت کو پیشن گوئی کے طور پر نہیں دیکھا جاتا تھا بلکہ یہی سمجھا جاتا تھا کہ بنی اسرائیل پر یہ دونوں حالات گزر چکے ہیں۔

لیکن آج میں آپ لوگوں کے سامنے ایک ایک لفظ کا ترجمہ کروں گی جس کے بعد آپ کے لئے اسے سمجھنا بہت آسان ہو جائے گا

ترجمہ:

بنی اسرائیل کی طرف اللہ تعالی نے جو کتاب تورات بھیجی اس میں اس قوم کے بارے میں کئی پیشن گوئیاں تھیں، میرا اس بات پر یقین ہے کہ تورات کا بالکل اصل نسخہ آج بھی ان یہودیوں کے پاس موجود ہے، اور یہ دعوہ ایسے ہی نہیں ہے بلکہ مکمل ریسرچ کے ساتھ کہا گیا ہے۔

ان کے اصل نسخہ میں اس قوم کی ترقی سے لے کر بدحالی تک کی تمام باتیں مذکور ہیں، اور یہ لوگ جو کچھ بھی کر رہے ہیں اپنی کتاب کے عین مطابق کر رہے ہیں، اللہ تعالی یہاں بنی اسرائیل سے مخاطب ہیں کہ ان کی کتاب میں یہ بات درج ہے کہ بنی اسرائیل کو دو مرتبہ غلبہ حاصل ہوگا، سخت غلبہ۔

فرعون سے نجات کے بعد جب بنی اسرائیل کا دور شروع ہوا تو انہوں نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو بے پناہ تنگ کیا، ان کی حرکتیں سورۃ البقرہ میں بہت تفصیل کے ساتھ ہم نے پڑھیں، بچھڑے کو معبود بنایا، طرح طرح کے سوالات کرنا، شوخیاں مارنا اور پریشان کرنا، یہاں تک کے موسیٰؑ نے ان سے پناہ مانگی تھی اور فرمایا تھا **اعوذ بالله ان كون من جاهلين**

ان لوگوں نے تورات کے تمام احکامات کو پس پشت ڈال دیا، کئی پیغمبروں کو شہید کیا جن میں حضرت شعیاءؑ اور ارمیاءؑ بھی شامل ہیں، پھر اللہ تعالی نے ایک بہت طاقتور قوم کو عذاب کے طور پر ان کے اوپر مسلت کر دیا، جس نے بنی اسرائیل کے کئی علماء قتل کئے، یاد رہے ان میں وہ علماء شامل ہیں جنہوں نے دین کو خرید و فروخت کا ذریعہ بنا ڈالا تھا

اور اپنی قوم کو کسی بھی غلط کام سے روکتے نہیں تھے، پھر اس طاقتور قوم نے تورات کو جلا ڈالا تھا، مسجد اقصیٰ کو ویران کر دیا تھا اور ستر ہزار لوگوں کو گرفتار کر لیا تھا،

ان سب نے اللہ تعالی سے معافی مانگی، اللہ تعالی نے پھر ان کی مدد فرمائی اور انہیں خوب غلبہ عطا کیا، یہ وہ پہلا موقع تھا جس کا ذکر یہاں ہوا ہے، اللہ تعالی نے انہیں مال اور اولاد میں کثرت دے کر انہیں پوری دنیا میں غالب کیا۔

اس کے کچھ عرصہ بعد بنی اسرائیل کی وہ حرکتیں دوبارہ شروع ہو گئیں۔

اب یہاں جو دوسری مرتبہ غلبے کا ذکر ہے وہ احادیث سے بھی ثابت ہے کہ آخری دور میں بنی اسرائیل کو ایک بار پھر غلبہ حاصل ہونا ہے اور وہ غلبہ بہت شدید ہوگا، گریٹر اسرائیل بنے گا اور اس میں فلسطین، شام، لبنان، ترکی اور عرب کا ایک بڑا حصہ شامل ہے، جس میں مکہ اور مدینہ کو چھوڑ کر باقی عرب اسرائیل کے ہاتھ میں جائے گا۔

اس آیت میں جو لفظ ہے المسجد اس کے بارے میں پوری امت کے علماء کا اتفاق ہے کہ یہ مسجد اقصی کی بات کی جا رہی ہے، مسجد اقصی کو ایک اور بار ویران کر کے اس پر وہ لوگ قبضہ کریں گے جنہوں نے اس پر پہلی مرتبہ قبضہ کیا۔

اب پہلی مرتبہ قبضہ کس نے کیا؟ یہودیوں نے! اور لکھا ہے کہ وہ جس چیز پر غلبہ پائیں گے اسے برباد کر دیں گے، آج فلسطین سے انہوں نے شروعات کر دی ہے اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ وہ پتھر دل لوگ ہیں جنہیں عورتوں اور بچوں تک سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔

ان کا مقصد کیا ہے؟ اس سب کے پیچھے ان کا مقصد ہے تھرڈ ٹیمپل قائم کرنا، تھرڈ ٹیمپل جسے ہیکل سلیمانی بھی کہا جاتا ہے اس کے بارے میں ان کا کانسپٹ ہے کہ ان کا مسیحا اینٹی کرائیسٹ یعنی دجال کا ظہور ہی تب ہونا ہے جب تھرڈ ٹیمپل بنا دیا جائے گا۔ ان کے لئے وہ ایک بادشاہ ہے، خدا ہے اور خدا کا ایک گھر ہوتا ہے، انہیں اپنے خدا کے آنے سے پہلے اس کا محل اس کا گھر تعمیر کرنا ہے۔

اب ہم آتے ہیں اس طرف کہ یہ بنی اسرائیل یہاں تک پہنچے کیسے:

سب سے پہلے تو یہ سمجھئے کہ تمام یہود برے نہیں ہیں اور نہ ہی تھے! بہت سارے یہودی ایسے ہیں جو جنتی ہیں، جو صحیح دین پر تھے اور انہوں نے ایک کے بعد ایک انبیاء کی پیروی کی، پہلی بار اختلاف تب شروع ہوا جب اللہ تعالی نے موسیٰؑ کی شریعت کو منسوخ کر کے عیسیٰؑ کو نازل کیا بنی اسرائیل کی طرف۔ وہ عیسائی شریعت لے کر آئے اور یہودی اپنے دین سے ہٹنے کو تیار ہی نہیں تھے۔

اب ان میں سے جو جو یہودی نیک فطرت تھے، اللہ کو ایک مانتے تھے، آخرت پر یقین رکھتے تھے وہ ایمان لے آئے اور انہیں عیسیٰؑ کے حواری کہا جاتا ہے یعنی دوست، ساتھی!

ان میں سے ایک گروہ عیسیٰؑ کا دشمن ہوگیا اورانہوں نے عیسیٰؑ کوقتل کرنے کی سازشیں کی، یادرہے کہ یہ گروہ موسیٰؑ کے زمانے سے چلا آرہا ہے جنہوں نے پہلی بار بچھڑے کو معبود بنا کر موسیٰؑ کی مخالفت کی تھی، کہا جاتا ہے کہ بچھڑا بنانے والا جادوگر سامری شیطان کا بہت بڑا ساتھی تھا اور یہ سب اسی کے ساتھ ہیں جو آج زاؤنسٹ کے نام سے پوری دنیا پر قابض ہیں۔

بالآخر مخالفت کر کے انہوں نے عیسیٰؑ کو سولی پر چڑھا دیا، یہ ہمارا یقین ہے کہ عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے اس وقت اٹھا لیا تھا اور وہ آخری دور میں تشریف لائیں گے،اس قوم کی بربادی اسی کے پیغمبر کے ہاتھوں ہوگی۔

اب یہودیوں کا وہی ایک گروہ جس نے عیسیٰؑ کا قتل کیا انہوں نے نبی ﷺ کا بھی انکار کیا اور ہمارے نبی کے لئے ہزاروں مشکلات کھڑی کیں۔ یہ ایک گروہ صدیوں سے اپنے دل میں بغض رکھے آگے بڑھتا چلا گیا، ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ

"They are the blood line of Jesus"

"یعنی یہ عیسیٰؑ کے قاتل یا خونی ہیں اور یہ سب اسی گروہ کی اولادیں ہیں جو ایک لائن یعنی چین کی صورت میں چلی آرہی ہیں"

یہودیوں نے کئی بڑے پیغمبروں کا دور دیکھا جس میں سے ایک اہم دور سلیمانؑ کا تھا، سورۃ البقرہ میں ہم سلیمانؑ کے زمانے کا ایک قصہ پڑھتے ہیں، بابل شہر کا اور دو فرشتوں کا، جنہیں بابل شہر کے لوگوں کی آزمائش کے لئے بھیجا گیا تھا، ایک کا نام ہاروت تھا اور دوسرے کا ماروت! سلیمانؑ بھی انہیں کہ شریعت کے نبی تھے، یہ داؤدؑ کے بیٹے تھے بابل جسے Babylon کہا جاتا تھا، وہ جادو کا گڑھ تھا، یہ تمام چیزیں اس زمانے سے چلی آرہی ہیں، سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا پر بادشاہت عطا کی، جن اور انسان دونوں ان کے حکم کے تابع تھے، وہ ہوا کو بھی قابو کر سکتے تھے اور پانی کو بھی! وہ دنوں کا سفر سیکنڈوں میں کرنے کی طاقت رکھتے تھے، یہ سب ان کے معجزے تھے جو انہیں اللہ نے عطا کئے تھے، اس وقت چونکہ جادو عروج پر تھا، لوگ شیاطین کو پوجا کرتے تھے اور اس کے بدلے انہیں طاقت اور شہرت ملتی تھی، ہر غلط کام وہ شیطان کی مدد سے کرواتے تھے، اب چونکہ سلیمانؑ کے حکم کے پابند جنات بھی تھے تو انہوں نے تمام جادو کی کتابیں اور Scripts ان کے ذریعے جمع کروائی اور سب سے محفوظ جگہ پر تخت سلیمانی کے نیچے دفنا دیے، نہ کوئی انہیں چھو سکتا تھا اور نہ ہی کوئی چرا سکتا تھا لیکن پھر کیا ہوا؟

جب لوگ یہ دیکھتے کہ سلیمانؑ ہوا پر بھی قابض ہیں، پانی پر بھی، زمین پر بھی اور جنات پر بھی

تو وہ یہ سمجھنے لگے کہ شاید سلیمانؑ یہ سب کچھ ان جادوئی Scripts کی مدد سے کر رہے ہیں جو انہوں نے ہم سے لے لیے ہیں، یوں لوگوں کا ایمان نبیؑ کے معجزے کے بجائے جادو کی طرف شفٹ ہوتا گیا اور وہ سلیمانؑ کو بھی جادوگر سمجھنے لگے۔

لوگ یہ سمجھنے لگے کہ شاید سلیمانؑ جادوگر ہیں اور وہ یہ سب کچھ جادو سے کرتے ہیں، حالانکہ یہ ان کا معجزہ تھا جیسے ہر نبی کو کوئی نہ کوئی معجزہ عطا کیا گیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ہاروت اور ماروت کو زمین پر بھیجا کہ جائیں اور لوگوں کو بتائیں کہ جادو کیا ہوتا ہے اور معجزہ کیا ہوتا ہے؟ تاکہ وہ نبی کے معجزے اور جادو میں فرق کر سکیں۔ ہاروت اور ماروت جس شخص کو بھی جادو سکھاتے اسے بتاتے کہ یہ اللہ کی طرف سے آزمائش ہے، تم اسے سیکھ رہے ہو تاکہ تم یہ جان سکو کہ جادو اور معجزے میں کیا فرق ہے؟ تاکہ تم ایمان لاؤ اس ایک اللہ پر اور اگر تم نے اس جادو کو غلط کاموں میں اور اپنے فائدے کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا تو تمہیں سزا بھگتنی پڑے گی اور تمہارے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں رہ جائے گا۔

لوگ وعدہ کر کے جادو سیکھنے لگے اور جب ایک چیز ان کے ہاتھ میں آ گئی تو نفس کے بہکاوے میں آنے لگے اور وہ دوبارہ شیطان کی عبادت میں لگ کر اس جادو سے ہر قسم کا غلط فائدہ اٹھانے لگے۔

ان فرشتوں نے تنبیہ کی کہ اگر تم اس جادو میں دوبارہ پڑ گئے تو تم اپنا ایمان اس خدا پر سے کھو دو گے جو اس دنیا کا مالک ہے اور وحدہ لاشریک ہے!

شیطان نے ازل سے اپنے ماننے والوں کو ایک کہانی سنا کر بہکایا ہے، آدمؑ، حواؑ اور Forbidden fruit کی، جسے Fruit of knowledge یعنی علم کا پھل بھی کہا جاتا ہے، اس کا کہنا تھا کہ اس علم کے پھل کو کھا لینے کے بعد انسان کے پاس کائنات کا تمام علم آ جائے گا اور وہ خدا بن جائے گا۔ یہ کہانی ہندوؤں، عیسائیوں، مصریوں اور رومیوں میں بڑی مشہور ہے، وہ کہتا ہے کہ اس نے انسانیت پر مہربانی کی، خدا انسانوں سے اپنے علم کو چھپانا چاہتا تھا اسی وجہ سے اس نے آدمؑ اور حواؑ کو وہ پھل کھانے سے روک رکھا تھا، میں نے آدمؑ اور حواؑ کی مدد کی تاکہ وہ اس پھل کو کھا کر Divine knowledge حاصل کر سکیں اور وہ امورٹل ہو جائیں۔ خدا کو ڈر تھا کہ اگر انہوں نے وہ پھل کھا لیا تو وہ دونوں بھی خدا بن جائیں گے اور میری حکومت تو خطرے میں پڑ جائے گی، اسی وجہ سے جب انہوں نے وہ پھل کھا لیا تو خدا ان سے بہت خفا ہوا اور سزا کے طور پر

تمام انسانوں کو آسمانوں کی سلطنت اور بادشاہت سے محروم کر کے اس تکلیفوں بھری دنیا میں بھیج دیا اور اگر آپ ان کی پینٹنگز پر غور کریں تو وہ بھی اسی کہانی کی عکاسی کرتی نظر آتی ہیں لیکن اصل حقیقت کیا تھی؟

اللہ تعالیٰ نے آدمؑ اور حواؑ کو منع فرمایا، اس کے پیچھے حکمت یہ تھی کہ یہ میرا حکم مانتے ہیں یا نہیں؟ میں اگر کسی چیز سے رک جانے کا حکم دیتا ہوں تو کیا یہ تسلیم کرتے ہیں یا نہیں؟ اور شیطان کیا چاہتا تھا کہ وہ اللہ کی نافرمانی کریں تا کہ جس طرح اسے جنت سے نکالا گیا ہے تو بنی آدم کو بھی جنت سے نکال دیا جائے، اس نے آدمؑ اور حواؑ کو بہکانے کے لئے کن دو چیزوں کی لالچ دی؟

''امورٹل اور بادشاہت!'' یعنی ہمیشہ کی زندگی جسے Illuminated بھی کہا جاتا ہے اور بادشاہت یعنی Authority جو آج یہ لوگ پوری دنیا پر کر رہے ہیں۔ کالے جادو کے استعمال سے اور شیطان کی عبادت کے ذریعے سے یہ لوگ شہرت اور دولت حاصل کرتے ہیں اسی وجہ سے بابل کے لوگوں نے جادو کا غلط استعمال ایک بار پھر شروع کر دیا کیونکہ یہ دونوں چیزوں کی طلب انسان کی فطرت میں ازل سے موجود ہے۔ غور کیجیے! شیطان نے اپنے پیروکاروں سے ان دو چیزوں کا وعدہ کیا اور جتنے بھی شیطان کے پیروکار ہیں، آج وہ پوری دنیا پر قابض ہیں اور امورٹل ہونے کی کوششوں میں ہیں، اپنی لاشوں کو وہ سیف کروا رہے ہیں تا کہ جب امورٹل ہونے کی ٹیکنالوجی ایجاد ہو جائے تو وہ دوبارہ زندہ ہو سکیں اور یہی کام فرعون نے بھی کیا تھا، جتنے بھی Egypt کے پیرامیڈز ہیں، یہ کیا ظاہر کرتے ہیں؟ یہی کہ تمام بادشاہ جنہوں نے خدائی کا دعوہ کیا ان کی لاشوں کو ان کے محلوں میں محفوظ رکھا جائے تا کہ جب وہ دوبارہ زندہ ہوں تو دنیا پر حکومت کر سکیں!

یہودیوں کا وہ گروہ جو موسیٰؑ کے دور سے مخالفت کرتا آ رہا تھا ان کو تقویت بابل کے زمانے میں شیاطین سے تعلقات قائم کر کے اور جادو سیکھ کر ملی، ان لوگوں کو زائنسٹ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ لوگ یہودی بھی نہیں ہیں، جو اصل یہودی اہل کتاب ہیں وہ ان لوگوں سے بے زار ہیں، حقیقتاً یہ لوگ بابلیون سے تعلق رکھتے ہیں اور یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے عیسیٰؑ کا قتل کیا تھا، یہ تمام پیغمبروں کے خلاف رہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں قرآن میں ایک مقام پر ذکر کیا ہے:

''اور بے شک! ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد پے در پے رسول بھیجے اور ہم نے عیسیٰؑ ابن مریم کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں اور جبرائیلؑ کے ذریعے سے ان کی مدد کی، تو کیا جب

تمہارے پاس کوئی رسول ایسی باتیں لے کر آئے جن کو تمہارا نفس نہیں چاہتا، تو تم تکبر کرتے ہو اور ان انبیاء میں سے ایک گروہ کو تم جھٹلاتے ہو اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہو(البقرۃ ۸۷)۔

سورۃ البقرہ میں ان لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایک چیز کھول کر واضح فرما دی ہے۔

تو ہم نے جان لیا کہ اس ڈارک ورلڈ کا آغاز موسیٰ کے دور میں سامری سے ہوا اور پھر بابل میں انہیں تقویت ملی، لیکن یہ سب ہمیشہ انڈر گراؤنڈ ہی رہے، کبھی سامنے نہیں آئے۔

اب سوال یہ ہے کہ جب سلیمانؑ نے وہ کتابیں دفن کردی تھیں تو پھر وہ کتابیں آج وہاں کیوں موجود نہیں ہیں؟

مسلمانوں نے ایک طویل عرصہ یروشلم پر حکومت کی، سن 1099ء میں عیسائیوں نے مسلمانوں سے صلیبی جنگ کے دوران یروشلم واپس لے لیا، یہ وہ دور تھا جب مسلمان ہر طرف سے دبتے جارہے تھے اور یہی وہ دور تھا جب مسلمانوں کے جانی، مالی اور علمی لحاظ سے تاریخ کا سب سے بڑا Down fall آیا تھا، یہ ایک الگ کہانی ہے کہ پوری پلاننگ کے ساتھ مسلمانوں اور عیسائیوں کو صلیبی جنگوں میں دھکیلا گیا تھا اور ایک دوسرے کا مخالف بنایا گیا کیونکہ قرآن کریم کے مطابق اہل کتاب میں سے مسلمانوں کے سب سے زیادہ قریب عیسائی ہیں اسی وجہ سے ان میں پھوٹ ڈالی گئی۔

یروشلم کی تاریخ پر اگر نگاہ ڈالی جائے تو یہ تینوں بڑے مذاہب :اسلام، یہودیت اور عیسائیت میں بہت زیادہ مقدس مقام رکھتا ہے، پوری دنیا کی اس پر ہمیشہ نظر رہی ہے اور آج بھی یہ زائنسٹ اپنے مسیحا کو لانے سے پہلے ہیکل سلیمانی کو دوبارہ تعمیر کرنا چاہتے ہیں جس کی تمام تیاریاں مکمل ہوچکی ہیں، آخر اس کی کیا وجہ ہے؟

جب عیسائیوں نے یروشلم مسلمانوں سے چھینا تو سن 1119ء میں ۹ جنگجو، جنہیں تاریخ Knight Templars کے نام سے یاد کرتی ہے، انہوں نے ایک عسکری تنظیم کی بنیاد رکھی، دنیا کو دکھانے کے لئے یہ لوگ یروشلم آنے والے عیسائی مسافروں کو تحفظ فراہم کرنا چاہتے تھے لیکن ان کا اصل مقصد ہیکل سلیمانی کے کھنڈرات میں کھدائی کرنا تھا کیونکہ یہ جنگجو اسی تاریخی جادو جسے ''کبالہ جادو'' کہا جاتا ہے، جس کی شروعات موسیٰ کے دور سے ہوئی تھی ان کے طالب علم تھے، ان صلیبی جنگجوؤں کو یقین تھا کہ ہیکل سلیمانی کے نیچے انہیں وہ تمام کتابیں مل جائیں گی جو سلیمانؑ

نے دفن کروائی تھیں۔ انہوں نے مختلف سرنگیں کھودیں تا کہ وہ اس جگہ تک پہنچ سکیں، ان سرنگوں کا علم اٹھارہویں صدی میں دنیا کو تب ہوا جب دو برطانوی انجینئروں نے ایک سروے کی غرض سے اس کے نیچے کھدائی کی اور انہیں سرنگوں کا ایک پورا جال دکھائی دیا۔

نائٹ ٹیمپلرز کو ان کی مطلوبہ کتابیں مل گئی تھیں، یہ وہ کتابیں تھیں جن میں کالا جادو اور پر اسرار شیطانی رسومات درج تھیں، ان کو حاصل کر کے وہ اسے سیکھنے میں لگ گئے، وہ اس سے غیر معمولی طاقتیں حاصل کر کے دنیا پر حکمرانی کرنا چاہتے تھے، وہی خواب جو ازل سے انسان دیکھتا چلا آ رہا ہے!

ان کتابوں کو حاصل کر کے نائٹ ٹیمپلرز نے یورپ کا رخ کیا اور وہاں جا کر لوگوں کو دولت اور طاقت پانے کے خواب دکھائے، لوگ تیزی سے اس تنظیم میں شامل ہونے لگے جن کا بظاہر مقصد یروشلم آنے والے عیسائی مسافروں کی حفاظت کرنا تھا لیکن حقیقتاً یہ تنظیم دنیا کے تمام وسائل پر قابض ہو کر اپنے لارڈ لوسیفر یا اینٹی کرائس کی حکمرانی چاہتے تھے۔

انسان کی فطرت میں دولت اور طاقت کا ایسا نشہ ہے کہ اس کو پانے کی خاطر وہ کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں، اسی وجہ سے لوگ بہت تیزی سے ان کی عسکری تنظیم کا حصہ بنتے چلے گئے، یہ تیزی سے پھیلی اور چند برس میں ان کے ارکان کی تعداد ہزاروں میں ہوگئی اور 1128ء میں اس جماعت کو ایک مذہبی جماعت تسلیم کر لیا گیا جس کی وجہ سے نائٹ ٹیمپلرز لوگوں میں اور مقبول ہو گئے۔ 1139ء میں پوپ انوسنٹ دوم (جسے عیسائیوں کا بڑا) سمجھا جاتا ہے، اس نے یہ حکم نامہ جاری کر دیا کہ نائٹ ٹیمپلرز کسی بھی ملک میں آزادی کے ساتھ گھوم سکتے ہیں، ان کے لئے کوئی قانون نہیں ہوگا، وہ صرف پوپ کے سامنے جواب دہ ہیں۔ اس حکم نامے نے بھی ان کی طاقت میں مزید اضافہ کر دیا، انہوں نے بڑھ چڑھ کر صلیبی جنگوں میں حصہ لیا اور مال غنیمت میں بھی سب سے بڑا حصہ ان کو ملتا تھا، اسی وجہ سے نائٹ ٹیمپلرز یورپ کی سب سے بڑی عسکری (Military) اور مالیاتی تنظیم بن گئی، یہی دنیا کی پہلی ملٹی نیشنل کمپنی بھی تھی جن کے وسائل بے پناہ تھے!

لوگوں کو اپنی تنظیم کا حصہ بنانے کے لئے یہ بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے جسے Secrecy کہا جاتا ہے، باہر کے لوگوں کو بالکل معلوم نہیں تھا کہ یہ تنظیم کس طرح کام کرتی ہے؟ اس تنظیم میں سردار کو گرینڈ ماسٹر اور نائبین کو ماسٹر کہا جاتا تھا، ان ماسٹروں کا حکم گویا خدا کا لفظ تھا!

اسی تنظیم نے سب سے پہلے سودی سرمایہ کاری کی ابتداء کی، اس زمانے میں ڈاکوؤں اور

لٹیروں کا خطرہ ہوا کرتا تھا، لوگ ان نائٹس پر بھروسہ کر کے انہیں اپنا سامان دے دیتے اور اپنی منزل پر پہنچ کر اپنا سامان واپس لے لیتے، اس کے بدلے کچھ رقم ادا کر دیتے، یوں یہ لوگ بینکار بن گئے اور سود بھی لینے لگے، آہستہ آہستہ یہ لوگ بہت طاقت ور ہو گئے، ان کی بڑھتی طاقت کو دیکھ کر فرانس کے پرنس Philips 5 انہیں اپنے اقتدار کے لئے خطرہ سمجھنے لگا، اس نے پوپ پر دباؤ ڈال کر 1307ء میں اس تنظیم پر پابندی لگوادی۔ اس وقت نائٹ ٹیمپلرز نے قسم کھائی کہ وہ اس بات کا بدلہ ضرور لیں گے اور یہ لوگ یورپ بھر میں پھیل گئے اور اپنے کبالہ جادو کی رسومات کو جاری رکھا۔ سن 1717ء. میں انہوں نے فری میسن نامی تنظیم کی بنیاد رکھی جن کا بظاہر مقصد تھا ''لوگوں کے کردار کو سنوارنا'' انہیں اچھا انسان بننے کے لئے ایک ماحول دینا، یہ خود کو Free and Accepted کہتے تھے، یعنی ہم نے قبول کر لیا اور ہم آزاد ہو گئے۔

اس تنظیم کا کہنا تھا کہ ہم ایک مذہبی تنظیم ہیں اور یہاں لادین لوگوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں، حیران کن بات یہ ہے کہ ان لوگوں کی تعلیمات، میٹنگز اور اجلاس میں کی جانے والی کسی بھی بات کا باہر دنیا کو کوئی علم نہیں ہوتا تھا، آہستہ آہستہ اس تنظیم کو لوگ شک بھری نگاہوں سے دیکھنے لگے، کچھ عرصے بعد سن 1776ء میں فری میسنز نے ایک اور نئی تنظیم کی بنیاد رکھی جسے الومیناتی (Enlightenment) کہا جاتا ہے۔ اس تنظیم کا اولین مقصد یہ ہے کہ معاشرے میں آزاد خیالی کو پروان چڑھایا جائے اور لوگوں کو باور کروایا جائے کہ مذہب ہماری آزادی میں رکاوٹ ہے، یہ لوگوں کو ''اندھیروں'' سے ''روشنی'' کی طرف لانا چاہتے تھے اور ان کا ٹارگٹ زیادہ تر ڈاکٹرز، سائنس دان اور پڑھا لکھا طبقہ ہے۔

اب آپ غور کریں کہ کیسے نائٹ ٹیمپلرز نے اندر ہی اندر خفیہ تنظیموں کے ذریعے سے اپنے کام کو جاری رکھا ہوا تھا۔

یہ لوگ ہمیشہ سمبلز کی صورت میں بات کرتے ہیں اور ان کے ہر سمبل کے پیچھے کوئی خفیہ پیغام چھپا ہوتا ہے، جسے وہی لوگ ڈی کوڈ کر سکتے ہیں جو ان کے ساتھی ہیں، یہ سلسلہ یہاں رکا نہیں بلکہ سن 1832ء میں ان لوگوں نے ایک اور تنظیم بنالی جسے Skull and Bones کا نام دیا گیا۔

یہ Yale university میں قائم کی گئی، یونی ورسٹی میں قائم کرنے کا مقصد ہر سال پندرہ اسٹوڈنٹس کو چننا تھا جو ذہین ترین ہوں اور انہیں ورلڈ پالیٹکس اور مختلف عہدوں پر اپنے

Puppit کے طور پر بٹھانے کے لئے استعمال کرنا تھا، آج امریکہ کا صدر، یورپین ممالک کے صدر، اور عرب ممالک کے بادشاہ سب ان کے ہی ایجنٹ ہیں جن میں سے زیادہ تر وہی پندرہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں حکومتی کرسیاں دی جاتی ہیں تا کہ وہ ہر اس جگہ اپنا بندہ بٹھا سکیں جہاں سے انہیں کوئی خطرہ ہو اور یہی وجہ ہے کہ تمام مسلم ممالک خاموش ہیں! کیوں کہ وہ سب ان کے ایجنٹ ہیں

اس طرح یہ لوگ پوری دنیا میں پھیل گئے، انہوں نے سب سے زیادہ جس طبقے کو اپنا ساتھی بنایا وہ پڑھا لکھا طبقہ تھا، علم کو انہوں نے اپنا خدا بنالیا اور دنیا کی تمام بڑی پوزیشنز پر قبضہ کرنا شروع کر دیا، دنیا کے تمام ممالک میں اپنے مہرے بٹھا دیئے اور تمام بینکوں پر قبضہ کر کے دنیا کا سارا گولڈ اپنے قبضے میں کرلیا، یوں یہ لوگ کھرب پتی ہو گئے، ایک ریسرچ کے مطابق کہا جاتا ہے کہ دنیا کی نوے فیصد دولت ان لوگوں کے پاس ہے اور دس فیصد کے لئے پوری دنیا لڑ رہی ہے۔

اب آخری بات جو میں کرنا چاہوں گی وہ یہ ہے کہ ان سب کو فنڈنگز کہاں سے آرہی ہیں؟ آخر پوری دنیا کو کنٹرول کرنا آسان تو نہیں ہے!

آہستہ آہستہ دنیا کو یہ بات معلوم ہو گئی کہ یہ کل ۱۳ مشہور Jewish خاندان ہیں جنہیں زائونسٹ کہا جاتا ہے اور انہوں نے بہت چالاکی سے دنیا کی ہر بڑی کمپنی پر قبضہ کرلیا اور دنیا کا تمام گولڈ ان کے پاس ہے اور ہمیں پیپر کرنسی میں الجھا کر یہ ہمارے خدا بنے بیٹھے ہیں ہیں، آج ہم سب پر پورا کنٹرول انہی رئیس Royal families کا ہے۔ یہ بات ڈھکی چھپی ہر گز نہیں ہے کہ امریکہ کو ایک Puppit کے طور پر یہ فیملیز استعمال کر رہی ہیں اور اس بات کے گواہ خود وہاں رہنے والے لوگ ہیں۔

امریکہ کی بنیاد بھی انہیں خاندان نے رکھی، امریکہ کا پہلا پریذیڈنٹ George Washington بھی ایک بہت بڑا فری میسن تھا۔

آج بہت سارے انسانوں کا مقصد صرف پیسہ اور شہرت بن گئی ہے، ہولی ووڈ انڈسٹری جسے خوابوں کی دنیا کہا جاتا ہے، اس کو بنانے کے پیچھے بھی تمام تر ہاتھ انہی کا ہے، آج ہولی ووڈ کبالہ جادو اور شیطانی عبادات کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔ ہولی ووڈ انڈسٹری میں موجود تمام سنگرز اور ایکٹرز انہی کے مہرے ہیں اور وہ وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے، وہ شیطانی عبادات میں باقاعدگی شریک ہوتے ہیں اور دنیا کی کوئی اخلاق سوز حرکت نہ ہو گی جو یہ ان تقریبات میں نہ کرتے ہوں اور یہ سب وہ کیوں کر رہے ہیں؟ اینٹی کرائسٹ کے لئے! تا کہ وہ

آئے اور پوری دنیا پر ون ورلڈ آرڈر قائم ہو سکے!

یہ ہمارا آج کا پہلا حصہ تھا جس میں ہم نے یہ جاننا تھا کہ اس سب کی شروعات کہاں سے اور کیسے ہوئی، میں نے آپ کو صرف اوپر اوپر کی باتیں بتائی ہیں، یہ تنظیم کیسے بنی کیسے پھیلی اور کیسے اس نے ایک ایک ملک ایک ایک کمپنیوں پر اپنا قبضہ کیا یہ ایک طویل موضوع ہے، میرا ارادہ ہے کہ ان سب کو جمع کر کے سو صفحات کے اندر ایک کتاب لکھوں انشاء اللہ اور آپ لوگوں کے ساتھ شئیر کروں۔

کل ہم نے دوسرا حصہ پڑھنا ہے جس میں نبی ﷺ کی آخری وقت کے بارے میں کی جانے والی تمام پیشن گوئیاں اور ہمارا کردار دیکھیں گے۔

آج ہماری اس ورک شاپ کا دوسرا سیشن ہے، اس سیشن میں ہم پہلے تو ان احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں جن میں